شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

لفظوں کی کھیتی باڑی

جون کے بِل آ رہے ہیں مار و مار
گھر کی سب چیزیں یہ بِکوانے لگے

چینی ، آٹے ، دال کا بھاؤ نہ پوچھ
بجٹ کے ایسے نتائج آنے لگے

جب بھی اُن کے ساتھ میں نے بات کی
منہ میں انگلی ڈال فرمانے لگے

ہے حرامی مال کا اپنا مزا
پیر بھی جو سُود اب کھانے لگے

ایک دن ''مُنّو'' نے جدّہ سے کہا
''بھائی جی'' اب بال اُگوانے لگے

ایک پدی ' ایک اس کا شوربہ
کلچڑی گنجی کے ہاں جانے لگے

''ہندو مسلم اصل میں سب ایک ہیں''
قاضیٔ تعلیم فرمانے لگے

زرد چولا ، مہندی ، گانا ، راگ رنگ
دین کو اب لوگ ہندوانے لگے

میں نے پوچھا آپ ہندو تو نہیں!
اہلِ قلم مندر میں جب جانے لگے

جب مسلمانی گھٹی اتنی گھٹی
بت کے آگے ہاتھ بندھانے لگے

ہر مہینے کالے بکروں کا رواج
کالے دھن کو لوگ دُھلوانے لگے

ہے یہی روشن خیالی آج کل
میر بھی اب رقص فرمانے لگے